ادبی مصادر میں آثار عمرین رضؓ

آثار عمرؓ

(۳)

جناب ڈاکٹر ابو النصر محمد خالدی صاحب پروفیسر شعبۂ تاریخ عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد

زبرقان یعنی حصین بن بدر اپنی قوم کے صدقات (محصول کی رقم۔ مالگذاری) لے کر ابوبکر صدیق کے یہاں حاضر ہو رہے تھے راستہ میں حطیئہ سے ملاقات ہوئی زبرقان نے اس کو اپنا ایک تیر بطور نشان دے کر کہا قمر بن قمر ـــ چاند کے بیٹے چاند ـــ کو پکارو۔ لوگ پہچان لیں گے وہاں تم میری واپسی تک ٹھیرے رہو۔ لوٹ کر تمھیں نوازوں گا۔

حطیئہ تیر لے کر زبرقان کے قبیلہ میں آیا اور مہمان رہا۔

زبرقان کے چچازاد بھائیوں بنو قریع نے ازراہ حسد زبرقان کی بیوی کو یہ باور کرایا کہ وہ واپس ہو کر اپنی بیٹی کا حطیئہ سے نکاح کر دے گا۔ یہ بات حسب توقع زبرقان کی بیوی کو ناگوار گذری۔

بنو قریع کے سردار بغیض نے حطیئہ سے کہلایا۔ تم ہمارے مہمان رہو ہم تمھیں ایک سو اونٹ دیں گے۔ تمھارے خیمہ کی ہر ہر رسی سے کپڑوں سے بھری ہوئی ایک ایک پوٹلی لٹکا دیں گے۔ حطیئہ نے کہا: یہ کس طرح ہو سکتا ہے؟ میں اپنے میزبان کی اجازت بغیر نہیں آسکتا۔ بغیض نے کہا جب موسم بہار کے ختم پر یہ اپنے اونٹ اور بکری لئے چراگاہوں کی طرف

نکلیں اس وقت تم ہمارے یہاں آجاؤ۔ چناں چہ جب بنو زبرقان اپنے اونٹ بکری لئے چراگاہوں کی طرف چلے گئے تو حطیئہ بغیض کے یہاں آگیا۔ زبرقان کی بیوی نے اس کو اپنے یہاں روکے رکھنے کی کوئی کوشش بھی نہیں کی۔

اس واقعہ پر ایک سال گزر گیا۔ ابوبکرؓ کی وفات کے بعد زبرقان اپنی قیام گاہ لوٹے تو معلوم ہوا حطیئہ تو بغیض کے یہاں نکل گیا۔ زبرقان نے بنو قریع سے حطیئہ کو اپنے یہاں واپس بلانا چاہا تو حطیئہ نے انکار کردیا۔ صرف یہی نہیں بلکہ زبرقان کی ہجو کہہ ڈالی۔ اس ہجو کی ایک بیت کا مطلب یہ تھا: زبرقان! داد و دہش کی باتیں چھوڑو۔ جود و کرم کے حصول کی فکر میں سفر کی صعوبتیں کیوں جھیلتے ہو۔ گھر میں بیٹھے رہو۔ تم تو صرف کچھ کھاپی لینے اور اوڑھے لپیٹے رہنے کے سوا کیا کرسکتے ہو۔

ہجو فنی اعتبار سے نہایت بلند پایہ تھی۔ چند ہی دنوں میں دور و نزدیک مشہور ہوگئی۔ زبرقان عمرؓ کے یہاں فریاد کرتے آئے۔ حطیئہ کے اشعار سنائے اور انصاف رسانی کی التجا کی۔ عمرؓ نے کہا: یہ تو کوئی ایسی ہجو نہیں معلوم ہوتی کہ کہنے والے کو سزا دی جائے۔ کیا پیٹ بھر کھانا تن بھر کپڑا ڈھانک لینا کافی نہیں۔ یہ تو ہجو نہیں۔ یہ تو زیادہ سے زیادہ معاتبہ۔ ایک دوسرے سے خفگی و ناراضگی کا اظہار ہے۔

زبرقان نے عرض کیا! تو کیا میری مردانگی — مروّت — صرف یہ رہ گئی ہے کہ صرف تن ڈھانک لوں اور سوکھے ٹکڑے توڑ کر دو گھونٹ پانی پی لوں۔

عمرؓ نے یہ سن کر حسان کو بلایا۔ وہ آئے۔ شعر سنے تو کہا: کم بخت نے زبرقان پر گو موت انڈیل دیا۔

یہ رائے سن کر آپ نے ایک کرسی منگائی۔ اس پر بیٹھے۔ حطیئہ کو اپنے سامنے بٹھایا۔ دو سوئے اور ایک چھری منگائی۔ گویا آپ اس کی زبان کاٹ ڈالنا چاہتے ہیں۔ زبرقان کو ایسا ہی گمان ہوا تو انھوں نے کہا: امیرالمومنین یہاں میرے پاس نہیں۔ اس کی زبان ہی کٹ جائے

تو میں ہمیشہ کے لئے رسوا ہو جاؤں گا۔

عمرؓ نے زبرقان سے یہ شفقت دیکھی تو حطیئہ کو ایک زمین دوز کٹہرے میں بند کر دیا۔ یہاں پڑے پڑے حطیئہ نے نہایت پر درد انداز میں چند رحم انگیز و رقت خیز اشعار عمرؓ تک پہنچائے۔ ان کا مضمون کچھ اس طرح تھا۔ امیر المومنین میرے بے بال و پر چوزوں کا کیا حال ہوگا۔ میں قید میں پڑا سڑتا رہوں تو اُن کو دانا دنکا کون چکائے گا۔ میری اور ان کی گذر بسر تو ذی مروتوں کی مدح پر تھی۔

عمرؓ نے یہ اشعار سنے تو زبرقان سے کہا حطیئہ اب تمہارا قیدی ہے۔ اب تم جانو اور وہ جانے۔ یہ سنتے ہی زبرقان نے اپنا عمامہ اتار حطیئہ کی گردن میں ڈال دیا۔ پھر اس کو کشاں کشاں اپنی قیام گاہ لے چلے۔ وہاں پہنچے ہی تھے کہ بنو غطفان کے سرداروں نے زبرقان سے استدعا کی کہ ہم تمھارے بھائی بند ہی تو ہیں۔ حطیئہ کو ہم پر ہبہ کر دو۔ زبرقان نے ان کی بات مان لی۔ حطیئہ آزاد ہو گیا۔

یہ دورِ عمرؓ کے عربوں کی زندگی کا مشہور واقعہ ہے۔ باختلاف خفیف متعدد کلاسکل مصادر میں ثبت ہوا ہے۔ درج سدر تلخیص راقم السطور کے شیخ السید محمد نوار ازہری کے استاد السید بن علی مرصفی کی بے بدل کتاب رغبۃ الآمل فی کتاب الکامل (مصر۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۸ھ) کے مختلف مقاموں سے ماخوذ ہے۔

۱۴۔ یہ بیت زہیر کے جس قصیدہ کی ہے اس کے اشعار کی تعداد باسٹھ ہے۔

۱۵۔ عبدہ کا قصیدہ المفضلیات میں موجود ہے۔ یہ ان قصیدوں کا مجموعہ ہے جو المفضل بن محمد الضبی م ۱۸۹ نے بنو عباس کے دوسرے خلیفہ منصور م ۱۵۸ کے لڑکے کی تعلیم کے لئے جمع کیا تھا۔ یہ مجموعہ ایک سے زائد مرتبہ مع شرح چھپ گیا ہے۔

۱۶۔ ابوقیس ابن الاسلت کا قصیدہ بھی مفضلیات میں موجود ہے۔

۱۷۔ ایک ماہر ادیب و عالم نے اپنے وعظ میں فرمایا: .... میں تمھیں الفاظ کی خوبی اور جملوں کی شیرینی سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔ معنی جب جاذب سماعت لفظوں کا لباس پہنتے ہیں، کوئی بلیغ

انھیں سلاست وسہولتِ بیان عطا کرتا اور صاحبِ بیان انھیں دلفریب طرزادا بخشتا ہے تو ایسا کلام دلوں میں اتر کر سینوں میں گھر کرلیتا ہے۔

معنی کو اگر موزوں الفاظ کا جامہ پہنایا جائے اور وہ بلند پایہ اوصاف کے حامل ہوجائیں تو ایسے جملے وفقرے لوگوں کی نظر میں اپنی حیثیت سے زیادہ وقیع ہوجاتے اور اپنی حقیقی منزلت سے زیادہ بلند ہوجاتے ہیں۔

یہ عمل اسی نسبت سے ہوتا ہے جس نسبت سے انھیں زیبائی وزینت دی گئی اور اس کی اصلاح وسنوار کی گئی۔

جب دل اثر پذیری کے لحاظ سے نرم ہوں، خواہش قوی اور سینہ میں شیطانی فریبوں کے داخل ہونے کے راستے چھپے ڈھکے ہوں تو ایسی صورت میں موصوفۂ صدر کلام سے دھوکہ میں پڑجانا یقینی ہے۔

جاحظ کہتے ہیں: یہ بات یاد رکھو، بھولو نہیں، اس میں کچھ کمی یا زیادتی بھی نہ کرو۔

عمرؓ نے احنف کو پورے ایک سال اپنے یہاں ٹھیرائے رکھا تاکہ اس سے بہت سی ملاقاتیں ہوتی رہیں، اس کے احوال پر نظر ہوسکے اور اس کی حیثیت کی چھان بین ہوجائے۔ اس مدت میں آپ احنف کی خوبی سے خوش ہوئے۔ اس کے برتاؤ میں نرمی اور اس میں تکلف کی کمی پائی۔ اس طور پر جب اچھی طرح جانچ ہوگئی تب ہی آپؓ نے احنف سے کہا:

رسول اللہ صلعم ہمیں دانشور منافقوں سے بار بار خبردار فرمایا کرتے تھے مجھے اندیشہ تھا کہ کہیں تم بھی دورُو داناؤں میں سے نہ ہو۔

(جاحظ نے کہا) اور کیوں نہ ہو اس لئے تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے بیان میں جادو ہوتا ہے۔

البیان والتبیین۔ ج ا ص ۲۵۴ جاری

یادداشت: جاحظ نے رسول اللہ صلعم کا جو قول نقل کیا ہے وہ متعدد حدیثی مجموعوں

میں ملتا ہے۔ یہاں صرف ایک حوالہ پیش ہے یعنی صحیح البخاری کتاب الطب = ۷۶ باب اِنَّ من البیان سحرا = ۵۱

۱۸ ابوموسیٰ عبداللہ بن قیس اشعری کوفہ کے امیر تھے۔ اور زیاد ان کے کاتب (معتمد و مددگار) عمرؓ نے زیاد کی بعض جرأتمند تجویزوں (کام) پر انہیں معتمدی سے علیحدہ کر دیا۔ زیاد نے مدینہ حاضر ہو کر عمرؓ سے پوچھا۔ کیا آپ نے مجھے نااہل سمجھکر علیٰحدہ کیا ہے یا کام چور (خائن) خیال کر کے؟ عمرؓ نے فرمایا: دونوں میں سے ایک بات بھی نہیں۔ لیکن مجھے یہ بات پسند نہیں آئی کہ عام لوگوں پر تمھاری عقلی فضیلت مسلط کر دوں۔

البیان والتبیین۔ ج ا ص ۲۶۰

ملحوظہ: اس اثر سے زیاد بن ابی سفیان کی انتظامی سوجھ بوجھ ظاہر ہے۔

۱۹ عمرؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں ہرگز کسی مجرم سے اللہ کا حق لینا (سزا دینا) ترک نہیں کروں گا خواہ اس کی علالت ظاہر ہی کیوں نہ ہو جائے (ورنہ اس لئے کہ مجھ پر اس سے کینہ رکھنے (یا بوقت فیصلہ میرے حالتِ غضب میں ہونے) یا شر کی طرف داری کرنے کا الزام عائد ہوگا۔ اللہ کی قسم! تم نے اس شخص کو جس نے تمھاری وجہ سے اللہ کی نافرمانی کی ایسی سزا دی جیسی کہ تم اس کی وجہ سے اللہ کی اطاعت کرنے میں دیتے۔

ملحوظہ: اللہ کی قسم ...... نافرمانی کی اس کا تم نے اس کو جو بدلہ دیا وہ ویسا ہوتا جیسا کہ تم اس کی وجہ سے اللہ کی اطاعت کرتے تو تم کو ملتا۔

البیان والتبیین۔ ج ا ص ۲۶۱

ملحوظہ: یہ اثر عمرؓ کے کسی مراسلہ کا جزء ہے۔ پورا متن سامنے نہ ہونے کی وجہ سے مطلب حسب دلخواہ واضح نہیں ہو سکا۔

۲۰ عمرؓ نے سعد بن ابی وقاص زہری م ۵۵ ھ کو لکھا: سعد! اللہ جب اپنے بندہ سے محبت کرتا ہے تو اس کو اپنی مخلوق میں محبوب بنا دیتا ہے۔ اللہ کے یہاں تمھارا کیا درجہ ہے اس

کا اندازہ اس بات سے کرو کہ لوگوں کے دلوں میں تمھارا کیا درجہ ہے۔ تمھیں معلوم ہونا چاہیئے کہ تمھارے لئے اللہ کے یہاں وہی کچھ ہے جو تمھارے اپنے یہاں اللہ کے لئے ہے (تم اللہ کی رضاجوئی کے لئے جو کچھ اور جیسا کچھ کروگے اس کے یہاں تم کو اتنا ہی اور ویسا ہی، بلکہ اس سے زائد ہی ملے گا)

ہم اللہ کے یہاں تمھاری حالت کا اندازہ اس سے کریں گے کہ اللہ کے بندوں کے دلوں میں تمھارا کیا حال ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ نے بعض لوگوں کے جسموں کا مالک بنایا ہے لیکن کسی کے قلب کا مالک نہیں بنایا۔ (جس سے جیسا سلوک ہوگا اس کے دل میں سلوک کرنے والے کی ویسی ہی جگہ ہوگی۔ بالفاظ دیگر احسان مند کے دل میں محسن کا مقام احسان کی نوعیت کے لحاظ سے متعین ہوگا)

البیان والتبیین ج ۱ ص ۲۶۱ + رسائل ج ۱ ص ۲۹۵

۲۱ عمرؓ نے ایک شخص سے کچھ دریافت کیا تو اس نے کہا: اللہ جانتا ہے۔ اس پر عمرؓ نے (گھڑک کر) کہا: ہم بدبخت و خوار ہوں گے اگر یہ نہ جانیں کہ اللہ جانتا ہے اگر تم سے کوئی کچھ پوچھے تو تمھیں چاہیئے کہ جانتے ہوں تو جواب دیں ورنہ کہہ دیں کہ میں نہیں جانتا۔

البیان والتبیین ج ۱ ص ۲۶۱ و باختلاف خفیف

عیوان ج ۱ ص ۳۳۸

ملحوظہ: جاحظ نے عمرؓ کا جو اثر نقل کیا ہے وہ ہو بہو صحیح البخاری کتاب التفسیر ۶۵ باب قال ابراہیم الخ ۳۳ میں ثبت ہے۔

۲۲ عمرؓ نے کہا: تم جو کچھ دنیا میں جمع کرتے (چھوڑ جاتے) ہو تم کو آخرت میں وہی مل جائے گا

البیان والتبیین ج ۱ ص ۲۶۵

یادداشت: سورۃ البقرہ (آیت ۔ ۱۱) و سورۃ المزمل (آیت ۔ ۲۰) میں ہے۔ تم اپنی عاقبت

کے لئے جو بھلائی کما کر آگے بھیجو گے اللہ کے یہاں اسے موجود پاؤ گے۔

۲۳ عمرؓ نے فرمایا: حرکت ترک کرنے (بیٹھے رہنے) سے جوڑوں میں گرہیں پڑ جاتی ہیں۔

البیان والتبین - ج ۱ ص ۲۷۲

ملحوظہ: اس اثر کا سیاق یہ معلوم ہوتا ہے: بے وجہ چپ سادھ لینے سے زبان بند ہو جاتی اور گویائی بگڑ جاتی ہے۔

۲۴ عمرؓ نے فرمایا: آنسو بہاؤ۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ اپنے کرتوتوں پر پچھتاوا بھی ہونا چاہیئے۔

اس کے ایک اور معنی بھی بآسانی یوں ہو سکتے ہیں: (مردوں پر) آنسو بہاؤ مگر اس کے ساتھ عبرت پذیری بھی ہونی چاہیئے (محض رونا دھونا مفید نہیں)

البیان والتبین۔ ج ۱ ص ۲۹۷ نیز ج ۳ ص ۱۴۹

۲۵ محمد بن اسحاق م ۱۵۲ ھ یعقوب بن عتبہ م ۱۲۸ ھ انصار کے قبیلۂ خزرج کی شاخ بنو زریق کے ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں۔ جب نعمان بن منذر لخمی شاہِ حیرہ کی تلوار عمرؓ کے سامنے لائی گئی تو آپ نے جبیر بن مطعم صحابی م ۵۷ ھ کو بلایا۔ وہ آئے تو یہ تلوار انہیں دی۔ پھر آپؓ نے ان سے پوچھا: بتاؤ نعمان کس کی نسل سے تھا۔ جُبیر نے کہا: قنص بن سعد کی نسل سے جو باقی رہ گئے نعمان اِنھیں کی نسل سے تھا۔

جبیر عربوں کے ایک ممتاز نسب دان تھے۔

البیان والتبین۔ ج ۱ ص ۳۰۳

۲۶ نسب دانوں میں یکے بعد دیگرے تین پشتیں مسلسل ایک ہی درجہ کی ہیں یعنی عمرؓ خطّاب و نفیل۔ عمرؓ نے نسب دانی اپنے والد خطّاب سے (اور خطاب نے اپنے باپ نفیل سے) حاصل کی تھی۔

عمرؓ نے کئی بار کہا: میں نے یہ خطّاب سے سنا۔ میں نے یہ خطّاب سے

نہیں سنا۔

البیان والتبیین۔ ج ۱ ص ۳۰۴

۲۷ اس اثر کی تفصیل مع ترجمہ سلسلہ نشان چار ۔ ۴ میں گزر چکی۔

۲۸ عمرؓ نے عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا: اے غوطہ خور غوطہ لگا۔

تشریح: مطلب یہ کہ غور کرو۔ تمھاری رائے اکثر صائب ہوتی ہے۔

ایک مرتبہ عمرؓ نے عبداللہ کو گفتگو کرتے سنا تو حاتم طائی کے دادا (یا اس کے پردادا) کے شعر کا مصرع بطور تمثیل دہرایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ: تم میں اپنے باپ دادا کی خوخصلت پائی جاتی ہے۔

البیان والتبیین۔ ج ۱ ص ۱۳۱ ۳ نیز ج ۲ ص ۱۷۱

الحیوان۔ ج ۱ ص ۳۲۵

۲۹ قبیلہ بنی حنیفہ کے ابومریم ایاس اسلام لانے کے بعد ارتداد کے فتنہ میں مبتلا ہوئے۔ اپنے قبیلہ کے ساتھ نبوت کا دعویٰ کرنے والے مُسیلمہ کی طرف داری کی۔ ابوبکرؓ نے اس فتنہ کو ختم کرنے کے لئے یمامہ کی طرف جو فوج روانہ کی اس میں بدری صحابی زید بن خطاب بن نوفل بھی تھے۔ جنگ میں یہ ابومریم کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔

فتنہ فرو ہوگیا۔ ابومریم نے توبہ کی۔ نئے سرے سے اسلام قبول کیا۔ اسلام پر ثابت قدم رہے۔

ایک مرتبہ ابومریم نے اپنا مقدمہ عمرؓ کے سامنے پیش کیا۔ عمرؓ نے دیکھتے ہی کہا! اللہ کی قسم! تمھارے ہاتھ میرے بھائی کی وفات ہونے کی وجہ سے میں تم کو کبھی پسند نہیں کرسکتا میرے دل میں تمھاری طرف سے اتنا زیادہ بُغض ہے کہ زمین کو خون سے بھی اتنا بغض نہیں ہوگا۔

ابومریم: تو کیا آپ اس کی وجہ سے مجھے میرا حق نہیں دلائیں گے۔ کیا یہ بات انصاف رسانی

میں مانع ہوگی؟

عمرؓ: نہیں۔ تم کو تمہارا حق دلانے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوگی (عدل گستری میں ذاتیات کو کیا دخل؟)

ابو مریم: ایسا ہے تو پھر کوئی حرج نہیں۔ عورتیں محبت کی وجہ ہی سے تو افسوس کرتی ہیں (آپ کو بھی محبت کی وجہ سے اپنے بھائی کا غم ہے۔ یہ ایک طبعی بات ہے)

البیان والتبیین۔ ج ۱ ص ۳۷۶ و ج ۲ ص ۸۹ و ج ۳ ص ۶۰

الحیوان۔ ج ۳ ص ۱۳۶، ج ۴ ص ۲۰۱

توضیح: عربوں میں مشہور ہے کہ زمین انسان یا کسی جانور (چوپایہ) کا خون جذب نہیں کرتی۔ خون خشک ہوکر ذروں کی صورت میں بکھر جاتا ہے۔ منقولہ فقرہ "زمین خون سے بغض رکھنے تک" ہمیشگی ظاہر کرنے کے لئے بولا جاتا ہے۔

۲۔ قاضی علی بن مجاہد (م ۱۸۰ کے کچھ بعد) کابلی رازی اپنے شیخ ہشام بن عروہ ابن الزبیر (م ۱۴۶ھ) سے روایت کرتے ہیں: عمرؓ نے کسی سے حطیئہ کی ایک بیت سنی۔ اس کا مطلب ہے: وہ ایسا سخی داتا ہے کہ جب تم کڑکڑاتے جاڑے کی رات میں اس کی جلائی ہوئی آگ کی روشنی دیکھ کر اس کی بخشش چاہنے آؤ تو تم کو اچھی بخشش ملے گی۔ بہترین انسان وہ ہے جو بےکسوں، ناداروں کو غذا و گرمی پہنچانے کے لئے رات میں آگ روشن رکھتا ہے (کہ بے سہارا مسافر اس کو دیکھ کر اس کے پاس آجائیں اور سیر ہوں)

جب عمرؓ نے یہ بیت سنی تو کہا: یہ رسول اللہ صلعم کی صفت ہے۔

البیان والتبیین ج ۲ ص ۲۹

۳۔ ابو الحسن علی بن محمد مداینی م ۲۱۵ کہتے ہیں: رسول اللہ صلعم نے گھڑ دوڑ میں اپنا گھوڑا بھی چھوڑا۔ اس مسابقت میں آپ کا مشکی گھوڑا سب سے آگے رہا۔ رسول اللہ صلعم یہ دیکھ کر دونوں زانوں بیٹھ گئے اور فرمایا: یہ تو سمندر کی موجوں کی طرح رواں دواں ہے۔

یہ سن کر عمرؓ نے کہا: حطیئہ نے غلط کہا جب کہا کہ: ہمیں عمدہ گھوڑوں کی طلب سے آرام کرتی ہے اور نہ وہ جو پہنچوں کے اوپر ہاتھی دانت کے کنگن پہنتی ہیں۔ (یعنی ہم مال یا عورت کی خواہش میں آرام طلب نہیں ہوئے)

البیان والتبیین ج ۲ ص ۲۹، ۳۰

توضیح: علمار ادب کا کہنا ہے کہ رسول اللہ صلعم کے فرمودے کا مطلب یہ نہیں کہ آپ کو صرف اپنے گھوڑے کے اول آنے سے مسرت ہوئی بلکہ اس کا یہ مطلب ہے، جہاد میں قتال میں گھوڑے کی افادیت، اس لئے اس سے الفت کا اظہار۔ نیز یہ کہ جہاد وقتال کے لئے سامان، اس کے لوازم بھی زیادہ سے زیادہ اثر انداز ہونے والے ہونا چاہیئے۔

(باقی)

گذارش

خریداری برہان یا ندوۃ المصنفین کی ممبری کے سلسلہ میں خط وکتابت کرتے وقت یا منی آرڈر کوپن پر برہان کی چٹ نمبر کا حوالہ دینا نہ بھولیں۔ تاکہ تعمیل ارشاد میں تاخیر نہ ہو۔

اس وقت بے حد دشواری ہوتی ہے جب ایسے موقعہ پر آپ صرف نام لکھنے پر اکتفا کرلیتے ہیں۔

(مینجر)